## تقریر

تقریر بابت رمضان المبارک
وقت 5-7 منٹ

# ہم رمضان کیسے گزاریں؟

(تقریر نمبر2)

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ (البقرۃ:186)

پس جو بھی تم میں سے اِس مہینے کو دیکھے تو اِس کے روزے رکھے۔

نفس کو مارو کہ اس جیسا کوئی دشمن نہیں
چپکے چپکے کرتا ہے پیدا وہ سامانِ دمار
جس نے نفسِ دُوں کو ہمت کرکے زیرِ پا کیا
چیز کیا ہیں اُس کے آگے رستم و اسفند یار

(براہین احمدیہ حصہ پنجم، روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 144)

**سامعین کرام!** رمضان کا رحمتوں اور برکتوں والا مہینہ شروع ہوا چاہتا ہے۔ اس کی مناسبت سے آپ کے سامنے اس لائحہ عمل کو رکھنا چاہوں گا کہ ہم رمضان کیسے گزاریں؟ آج اس سلسلہ کی یہ دوسری تقریر ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُعْطِیَتْ اُمَّتِیْ فِیْ شَهْرِ رَمَضَانَ خَمْسُ خِصَالٍ لَمْ تُعْطَه اُمَّةٌ قَبْلَهُمْ (کنز العمال)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ رمضان کے مہینے میں میری اُمّت کو پانچ ایسی فضیلتیں دی گئی ہیں جو اس سے پہلے کسی اُمّت کو نہیں ملیں یعنی

1. روزے دار کے منہ کی بُو اللہ کو کستوری کی خوشبو سے زیادہ پسند ہے۔
2. ان کے لیے فرشتے استغفار کرتے ہیں یہاں تک کہ وہ افطاری کریں۔
3. ان کے لیے جنت ہر روز سجائی جاتی ہے۔
4. سرکش شیطانوں کو جکڑ دیا جاتا ہے۔
5. اللہ تعالیٰ ان سب کو رمضان کی آخری رات بخش دیتا ہے۔

### ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

**سامعین کرام!** حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رمضان المبارک کا مہینہ گزارنے کے متعلق جو راہنمائی فرمائی ہے اس میں چند ارشادات پیش ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

**1۔ اسلام کے پانچ مجاہدات**

"خدا تعالیٰ نے دین اسلام میں پانچ مجاہدات مقرر فرمائے ہیں۔ نماز، روزہ، زکوۃ صدقات، حج، ... دشمن کا ذب اور دفع خواہ سیفی ہو۔ خواہ قلمی۔ یہ پانچ مجاہدے قرآن شریف سے ثابت ہیں... کو چاہیئے کہ ان میں کوشش کریں اور ان کی پابندی کریں۔ یہ روزے تو سال میں ایک ماہ کے ہیں۔ بعض اہل اللہ تو نوافل کے طور پر اکثر

روزے رکھتے رہتے ہیں اور ان میں مجاہدہ کرتے ہیں۔ ہاں دائمی روزے رکھنا منع ہیں یعنی ایسا نہیں چاہئے کہ آدمی ہمیشہ روزے ہی رکھتا رہے بلکہ ایسا کرنا چاہئے کہ نفلی روزہ کبھی رکھے اور کبھی چھوڑ دے۔"

(تفسیر حضرت مسیح موعود سورۃ البقرہ صفحہ 263)

**2۔ مسافر اور بیمار رخصت سے فائدہ اُٹھائیں**

"اصل بات یہ ہے کہ قرآن شریف کی رخصتوں پر عمل کرنا بھی تقویٰ ہے۔ خدا تعالیٰ نے مسافر اور بیمار کو دوسرے وقت رکھنے کی اجازت اور رخصت دی ہے اس لئے اس حکم پر بھی تو عمل رکھنا چاہیے۔ مَیں نے پڑھا ہے کہ اکثر اکابر اس طرف گئے ہیں کہ اگر کوئی حالت سفر یا بیماری میں روزہ رکھتا ہے تو یہ معصیت ہے۔ کیوں کہ غرض تو اللہ تعالیٰ کی رضا ہے نہ اپنی مرضی اور اللہ تعالیٰ کی رضا فرمانبرداری میں ہے جو حکم وہ دے اس کی اطاعت کی جاوے اور اپنی طرف سے اس پر حاشیہ نہ چڑھایا جاوے۔ اس نے تو یہی حکم دیا ہے مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ (البقرہ:185) اس میں کوئی قید اور نہیں لگائی کہ ایسا سفر ہو یا ایسی بیماری ہو۔ مَیں سفر کی حالت میں روزہ نہیں رکھتا اور ایسا ہی بیماری کی حالت میں۔"

(الحکم 31 جنوری 1907ء صفحہ 14)

**3۔ مریض اور مسافر کی روزہ رکھنے پر حکم عدولی کا فتویٰ لازم آئے گا**

"جو شخص مریض اور مسافر ہونے کی حالت میں ماہ صیام میں روزہ رکھتا ہے وہ خدا تعالیٰ کے صریح حکم کی نافرمانی کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے صاف فرمادیا ہے کہ مریض اور مسافر روزہ نہ رکھے۔ مرض سے صحت پانے اور سفر کے ختم ہونے کے بعد روزے رکھے۔ خدا تعالیٰ کے اس حکم پر عمل کرنا چاہیے کیونکہ نجات فضل سے ہے نہ کہ اپنے اعمال کا زور دکھا کر کوئی نجات حاصل کر سکتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ مرض تھوڑی ہو یا بہت اور سفر چھوٹا ہو یا لمبا ہو بلکہ حکم عام ہے اور اس پر عمل کرنا چاہئے، مریض اور مسافر اگر روزہ رکھیں گے تو ان پر حکم عدولی کا فتویٰ لازم آئے گا۔"

(فقہ المسیح صفحہ 199-201)

**4۔ تین دن سے زائد اقامت کرنی ہو تو پھر وہ روزے رکھے**

حضرت سید محمد سرور شاہ صاحب تحریر فرماتے ہیں:

"روزوں کی بابت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اگر کسی شخص نے ایک جگہ پر تین دن سے زائد اقامت کرنی ہو تو پھر وہ روزے رکھے اور اگر تین دن سے کم اقامت کرنی ہو تو روزے نہ رکھے اور اگر قادیان میں کم دن ٹھہرنے کے باوجود روزے رکھ لے تو پھر روزے دوبارہ رکھنے کی ضرورت نہیں۔"

(فقہ المسیح صفحہ 205-208)

**5۔ دین میں مجاہدات ضروری ہیں**

"صرف فدیہ تو شیخ فانی یا اس جیسوں کے واسطے ہو سکتا ہے جو روزہ کی طاقت کبھی بھی نہیں رکھتے۔ ورنہ عوام کے واسطے جو صحت پاکر روزہ رکھنے کے قابل ہو جاتے ہیں صرف فدیہ کا خیال کرنا اباحت کا دروازہ کھول دینا ہے۔ جس دین میں مجاہدات نہ ہوں وہ دین ہمارے لئے کچھ نہیں۔ اس طرح سے خدا تعالیٰ کے بوجھوں کو سر پر سے ٹالنا سخت گناہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جو لوگ میری راہ میں مجاہدہ کرتے ہیں ان کو ہی ہدایت دی جاوے گی۔"

(تفسیر حضرت مسیح موعود سورۃ البقرہ صفحہ 263)

**6۔ ہر فعل کے ساتھ نوافل ہیں**

"لوگوں نے نوافل صرف نماز ہی کے نوافل سمجھے ہوئے ہیں۔ نہیں یہ بات نہیں ہے۔ ہر فعل کے ساتھ نوافل ہوتے ہیں۔ انسان زکوٰۃ دیتا ہے تو کبھی زکوٰۃ کے سوا بھی دے۔ رمضان میں روزے رکھتا ہے کبھی اس کے سوا بھی رکھے۔ قرض لے تو ساتھ کچھ زائد بھی دے۔ کیونکہ اس نے مروّت کی ہے"

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 437)

**7۔ نوافل متمّم فرائض ہیں**

"نوافل متمّم فرائض ہوتے ہیں۔ نفل کے وقت دل میں ایک خشوع اور خوف ہوتا ہے کہ فرائض میں جو قصور ہوا ہے وہ اب پورا ہو جائے۔ یہی وہ راز ہے جو نوافل کو قربِ الٰہی کے ساتھ بہت بڑا تعلق ہے گویا خشوع اور تذلّل اور انقطاع کی حالت اس میں پیدا ہوتی ہے اور اسی لئے تقرّب کی وجہ میں ایامِ بیض کے روزے۔ شوال کے چھ روزے یہ سب نوافل ہیں۔"

(ملفوظات جلد1 صفحہ437)

**8۔ فدیہ**

"اللہ تعالیٰ نے شریعت کی بناء آسانی پر رکھی ہے جو مسافر اور مریض صاحبِ مقدرت ہوں۔ ان کو چاہئے کہ روزہ کی بجائے فدیہ دے دیں۔ فدیہ یہ ہے کہ ایک مسکین کو کھانا کھلایا جائے۔"

(بدر17 اکتوبر1907ء صفحہ 7)

**9۔ فدیہ کی غرض**

"ایک دفعہ میرے دل میں آیا کہ یہ فدیہ کس لئے مقرر کیا گیا ہے تو معلوم ہوا کہ توفیق کے واسطے ہے تاکہ روزہ کی توفیق اس سے حاصل ہو۔ خدا ہی کی ذات ہے جو توفیق عطا کرتی ہے اور ہر شے خدا ہی سے طلب کرنی چاہئے۔ خدا تعالیٰ تو قادرِ مطلق ہے وہ اگر چاہے تو ایک مدقوق کو بھی روزہ کی طاقت عطا کر سکتا ہے۔ تو فدیہ سے یہی مقصود ہے کہ وہ طاقت حاصل ہو جاوے اور یہ خدا کے فضل سے ہوتا ہے۔"

(ملفوظات جلد2 صفحہ 563-564)

**10۔ نصیحت**

"ہمارے دوستوں کو کس نے بتایا ہے کہ زندگی بڑی لمبی ہے۔ موت کا کوئی وقت نہیں کہ کب سر پر ٹوٹ پڑے۔ اِس لئے مناسب ہے کہ جو وقت ملے اُسے غنیمت سمجھو۔"

(ملفوظات جلد اول صفحہ302)

## ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ

**سامعین کرام!** اب خاکسار حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے بعض ارشادات آپ کے سامنے رکھتا ہے۔ حضورؓ فرماتے ہیں:

**1۔ روزہ کی حقیقت**

"روزہ کی حقیقت یہ ہے کہ اس سے نفس پر قابو حاصل ہوتا ہے اور انسان متقی بن جاتا ہے... انسان کو جو ضرورتیں پیش آتی ہیں ان میں سے بعض تو شخصی ہوتی ہیں اور بعض نوعی اور بقائے نسل کی شخصی ضرورتوں میں سے جیسے کھانا پینا ہے اور نوعی ضرورت جیسے نسل کے لیے بیوی سے تعلق۔ ان دونوں قسم کی طبعی ضرورتوں پر قدرت حاصل کرنے کی راہ روزہ سکھاتا ہے اور اس کی حقیقت یہی ہے کہ انسان متقی بنا سیکھ لیوے۔"

(خطبات نور صفحہ145)

**2۔ روزوں میں اپنی چیزیں خدا کے لیے چھوڑنا**

"جو انسان روزوں میں اپنی چیزیں خدا کے لیے چھوڑتا ہے جن کا استعمال کرنا اس کے لیے کوئی قانونی اور اخلاقی جرم نہیں تو اس سے اسے عادت ہوتی ہے کہ غیروں کی چیزوں کو ناجائز طریق سے استعمال نہ کرے اور اُن کی طرف نہ دیکھے اور جب وہ خدا کے لیے جائز چیزوں کو چھوڑتا ہے تو اس کی نظر ناجائز چیزوں پر پڑ ہی نہیں سکتی۔"

(الفضل17 دسمبر1966ء)

**3۔ روزے داری کا سّر یہ ہے**

"روزے داری کا سّر یہ ہے کہ سلیم الفطرت پیاس کے وقت گھر میں دودھ، بالائی، برف رکھتا ہے کوئی اس کو روکنے والا نہیں۔ بھوک کے وقت گھر میں انڈے مرغیاں، پلاؤ موجود ہے اور کوئی روکنے والا نہیں۔ قوتِ شہوانیہ موجود گھر میں اَپسرا دِلرُبا موجود۔ پھر اُس کے نزدیک نہیں جاتا۔ صرف الٰہی حکم کی پابندی سے وہ رُکتا ہے۔ اِس مشق سے وہ حرام کاری حرام خوری سے کسی قدر بچے گا۔" (حقائق الفرقان جلد اوّل صفحہ 301-303)

**4۔ روزہ بڑی بابرکت چیز ہے**

” توحید اصل ہے اسلام کا اور اس امر کو پورا کرنے کے لئے بہ آواز بلند اذان میں اللہ اکبر، اللہ اکبر رکھا ہے اور اکبر ایسا کلمہ ہے کہ اِس میں خدا کی اعلیٰ درجہ کی تعظیم ہے۔ اکبر سے بڑھ کر اور کیا لفظ ہو سکتا ہے پھر اسلام کا دوسرا پہلو شفقت علیٰ خلق اللہ ہے۔ سو زکوٰۃ اور حج کا حکم کر کے عام لوگوں پر شفقت کرنا سکھایا اور نماز، روزہ کا حکم کر کے اپنی جان پر شفقت کرنا سکھایا۔ **روزہ بڑی بابرکت چیز ہے** اور اِس میں انسان کو مشق کرائی جاتی ہے کہ وہ اپنی جان کے لئے ناجائز طور پر کوئی چیز استعمال نہ کرے کیونکہ جب روزہ میں جائز چیزوں کو چھوڑنا سیکھے گا تو محمد رسول اللہؐ کو سچا سمجھتا ہوا اُس کی ناجائز کردہ چیزوں کو تو ضرور ہی چھوڑ دے گا۔ غرض نتیجہ کلمہ شہادت سے یہ نکلا کہ اللہ کے سوائے کسی اور کو معبود نہ جانو اور محمد، اللہ کا رسول اور بندہ ہے اور نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ میں انسان کی اپنی جان کی بھلائی اور دیگر عام مخلوق کی بھلائی ہے ورنہ کسی کو اپنے مذہب میں داخل کرتے وقت پانی چھڑکنے سے کیا فائدہ اور دنیا کے متعلق تو حضرت مسیحؑ فرماتے ہیں کہ اونٹ کا سوئی کے ناکے میں داخل ہونا آسان ہے لیکن دولتمند کا خدائی بادشاہت میں داخل ہونا مشکل ہے۔“

(خطاباتِ نُور صفحہ 562)

**5۔ قرآن مجید کا دور مکمل کیا کریں**

”حضرت جبرائیل قرآن شریف کا دور رمضان میں کیا کرتے تھے۔ مَیں آپ لوگوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ ہر رمضان شریف میں قرآن مجید کا دور خصوصیت سے کیا کریں۔“

(ارشادات نور جلد سوم صفحہ 442)

## ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ

**سامعین کرام!** اب خاکسار حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے بعض ارشادات آپ کے سامنے رکھتا ہے۔ حضورؓ فرماتے ہیں:

**1۔ جس کے پچھلے اعمال اعلیٰ ہوں گے۔ اُسی کے لئے لیلۃ القدر ہو گی**

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ لیلۃ القدر میں یہ اشارہ ہے کہ جس کے ابتدائی ایام نیکی میں گزرتے ہیں اس کے انتہائی ایام میں بھی خدا تعالی کی تائید اس کے شاملِ حال ہو جاتی ہے۔ جیسا کہ رمضان کے ابتدائی ایام میں جو خدا تعالی کی عبادت کرتا ہے اُس کے لئے آخری ایام میں ایسا وقت آتا ہے کہ خدا اُس کے لئے فضل نازل کرنے کا خاص موقع رکھتا ہے۔ پس لیلۃ القدر میں اس طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ اگر انسان اپنی زندگی کی ابتدائی گھڑیوں کو خدا تعالی کی رضا میں صَرف کرے تو اس کی انتہائی گھڑیاں خدا تعالیٰ خود اپنی رضا میں صَرف کرالے گا۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 9 اپریل 1926ء)

**2۔ زندگی بھر لیلۃُ القدر کی تلاش کریں**

”لیلۃ القدر سے یہ سبق مل سکتے ہیں۔ اوّل یہ کہ جو انسان خلوص اور نیک نیتی کے ساتھ ابتداء سے کام کرے گا اُس کا انتہاء اچھا ہو گا۔ اور دوم یہ کہ اگر کسی کے لئے لیلۃ القدر کی حالت پیدا نہیں ہوتی تو معلوم ہوا کہ اُس کا پہلا زمانہ بظاہر اچھا معلوم ہوتا تھا اور وہ اچھے کام کرتا نظر آتا تھا مگر اس میں کچھ ایسے نقص تھے کہ جن کی وجہ سے اُس کی خدمات قبول نہ ہوئیں اور خدا تعالیٰ نے اس کے اعمال کے تسلسل کو جاری نہ رہنے دیا۔

**ان دو سبقوں کے ماتحت دوستوں کو صرف رمضان میں ہی نہیں اور رمضان کے آخری عشرہ میں ہی نہیں بلکہ بعد میں بھی لیلۃ القدر کو تلاش کرنا چاہئے۔ اور اپنی زندگی کے آخری عشرہ کے لئے ایسے سامان مہیا کرنے چاہئیں کہ انہیں لیلۃ القدر کے فیوض حاصل ہو سکیں**.... یہی سبق ہے جو خدا تعالیٰ لیلۃ القدر سے مومنوں کو دیتا ہے اور اس کے حاصل کرنے کے لئے ہمیں کوشش کرنی چاہئے۔ اللہ تعالی ہمیں توفیق دے کہ ہم رمضان کی لیلۃ القدر سے بھی فائدہ اٹھائیں اور انسان کی زندگی کی جو لیلۃ القدر ہوتی ہے اُس سے بھی مستفیض ہوں۔ ہم خدا تعالیٰ کی گود میں ہوں اور ہمارا آخری انجام اِسی طرح ہو جس طرح لیلۃ القدر کے متعلق وعدہ کیا گیا ہے۔“

(الفضل 13 اپریل 1922ء)

**3۔ دل اسی کا خوش ہو سکتا ہے جس کو اس کا خدا مل جائے**

”عید اسی کی ہے جس کا دل خوش ہو اور دل اسی کا خوش ہو سکتا ہے جس کو اس کا خدا مل جائے یا اس کے حصول کے ذرائع مل گئے ہوں۔ اور جو خدا کے انعام کا وارث ہوتا ہے دنیا اس کو دیکھ کر حیران ہو جاتی ہے کیونکہ خدا کے عبد کے لئے کوئی رنج نہیں وہ نفس مطمئنہ ہوتا ہے اور ایسی جگہ ہوتا ہے جہاں خدا اس سے راضی اور وہ خدا سے راضی۔ یہ عید اس کے لئے خدا کی رضا کے لئے نشان ہو جاتی ہے خدا کے فرشتے اس کے محافظ اور پہرہ دار ہو جاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ ہماری جماعت کو ایسی ہی عید نصیب کرے۔“

(خطبات محمود جلد ا صفحہ 69-70۔ خطبہ عید الفطر فرمودہ 30 /جون 1919ء)

**4۔ رمضان کلام الٰہی کو یاد کرانے کا مہینہ**

”رمضان کلامِ الٰہی کو یاد کرانے کا مہینہ ہے۔ اسی لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا کہ اس مہینہ میں قرآن کریم کی تلاوت زیادہ کرنی چاہئے۔ اور اسی وجہ سے ہم بھی اس مہینہ میں درسِ قرآن کا انتظام کرتے ہیں۔ دوستوں کو چاہئے کہ اس مہینہ میں زیادہ سے زیادہ تلاوت کیا کریں۔ اور قرآن کریم کے معانی پر غور کیا کریں تا کہ ان کے اندر قربانی کی روح پیدا ہو جس کے بغیر کوئی قوم ترقی نہیں کر سکتی۔“

(تفسیر کبیر از حضرت مصلح موعودؓ سورۃ البقرہ زیر آیت 186)

**5۔ شوال کے روزے**

”آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا طریق تھا کہ شوال کے مہینے میں عید کا دن گزرنے کے بعد چھ روزے رکھتے تھے اس طریق کا احیاء ہماری جماعت کا فرض ہے۔ ایک دفعہ حضرت صاحب نے اس کا اہتمام کیا تھا کہ تمام قادیان میں عید کے بعد چھ دن تک رمضان ہی کی طرح اہتمام تھا۔ آخر میں چونکہ حضرت صاحب کی عمر زیادہ ہو گئی تھی اور بیمار بھی رہتے تھے اس لئے دو تین سال بعد آپؑ نے روزے نہیں رکھے۔ جن لوگوں کو علم نہ ہو وہ سن لیں اور جو غفلت میں ہوں ہوشیار ہو جائیں کہ سوائے ان کے جو بیمار اور کمزور ہونے کی وجہ سے معذور ہیں چھ روزے رکھیں۔ اگر مسلسل نہ رکھ سکیں تو وقفہ ڈال کے بھی رکھ سکتے ہیں۔“

(خطبات محمود جلد 1 صفحہ 71)

## ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ

**سامعین کرام!** اب خاکسار حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کے بعض ارشادات آپ کے سامنے رکھتا ہے۔ حضورؒ فرماتے ہیں:

**1۔ سہام اللیل (دعاؤں) رضاء الٰہی کی تلاش**

”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ رمضان میں روزے اس لئے فرض کئے گئے ہیں کہ تم سہام اللیل (دعاؤں) کے پھلوں کو تیز کرو اور اپنے مطلوب (رضاءِ الٰہی) کی تلاش میں نکلو۔ پیاس اور بھوک کو برداشت کرو اور بے خوابی کو خدا تعالیٰ کا فضل سمجھو۔ کیونکہ یہ ایسا برکتوں والا مہینہ ہے کہ جس میں قرآن کریم جیسا کلام الٰہی نازل کیا گیا ہے۔ اس لئے فَمَنۡ شَہِدَ مِنۡکُمُ الشَّہۡرَ فَلۡیَصُمۡہُ تم میں سے جو شخص بھی بلوغت، صحت اور حضر میں یہ ماہ پائے وہ اس کے روزے رکھے۔“

(خطبات ناصر جلد اوّل صفحہ 654- 666)

**2۔ رمضان میں جبرائیل کی آمد**

”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میری نگاہ میں اس مہینے کی اتنی قدر ہے کہ مَیں ہر سال اس مہینہ میں جبرئیل کو بھیجتا ہوں تا کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مل کر قرآن کریم کا دَور کرے۔ پس ان باتوں کو مدّ نظر رکھتے ہوئے تم خود اندازہ کر سکتے ہو کہ کتنی برکتیں ہیں جن کا تعلق اس مہینہ سے ہے اور تمہیں کس قدر کوشش کرنی چاہئے کہ تم ان برکات سے زیادہ سے زیادہ فیض حاصل کر سکو۔“

(خطبات ناصر جلد اوّل صفحہ 654- 666)

**3۔ آخری عشرہ میں مبارک رات کی تلاش کرنی چاہیے**

”آخری دنوں کے متعلق بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ہے کہ اس عشرہ میں مسلمان کو اس رات کی تلاش کرنی چاہیے۔ تقدیر کی جس رات میں دعائیں قبول ہوں اور اسلام کے حق میں دنیا کی تقدیریں بدل دی جائے۔“ (خطبات ناصر جلد اول صفحہ 1006)

**4۔ خدا تعالیٰ خاتمہ بالخیر کرے**

”لیلۃ القدر میں جو دعائیں مانگنی چاہئیں ان میں سے دو بنیادی اور انفرادی دعائیں استغفار اور خاتمہ بالخیر کی دعا کرنا ہے۔ استغفار یعنی اپنے گناہوں کی مغفرت چاہنا اور اپنی کوتاہیوں اور غلطیوں پر پردہ پوشی کی درخواست کرنا اور خاتمہ بالخیر ہو جائے تو پھر پچھلی غلطیاں شمار نہیں ہوتیں۔ وہ سب معاف ہو جاتی ہیں۔ اس لئے دعا کرنی چاہئے کہ خدا تعالیٰ خاتمہ بالخیر کرے اور اپنی رضا کی جنت ہمیں نصیب کرے۔“

(خطبہ جمعہ 14/ جنوری 1966ء)

**5۔ جمعۃ الوداع کی اہمیت**

”غرض آخری جمعہ کی اہمیت اس لحاظ سے ہے کہ یہ رمضان کے مہینہ میں آخری جمعہ ہے جس کے بعد اس رمضان میں اور کوئی جمعہ نہیں اور جمعہ وہ دن ہے جس میں خاص طور پر دعاؤں کی قبولیت کا وعدہ دیا گیا ہے اور ہمیں یہ کہا گیا کہ اس جمعہ میں تم اس معرفت کے ساتھ خدا تعالیٰ سے دعا کرو کہ شیطان کو ذکر اللہ کے رشتوں کے ساتھ باندھا جاتا ہے اور اسی سے رمضان میں شیطان کو باندھا گیا ہے کیونکہ اس میں ایسے مواقع بہم پہنچائے گئے ہیں کہ انسان کثرت سے خدا تعالیٰ کا ذکر کرتا اور اس کے ذکر میں مشغول رہتا ہے۔ پس یہ آخری جمعہ ماہ رمضان میں آخری موقعہ ہے جب قبولیت دعا کی حالت میسّر آتی ہے۔ یہ موقعہ ہے کہ تم خدا سے یہ دعا کرو کہ اے خدا! جس طرح تو ان دنوں میں ذکرُاللہ کی ادائیگی کے سامان پیدا کرتا ہے اس طرح صرف رمضان میں ہی نہیں اور رمضان کے جمعوں میں ہی نہیں بلکہ سارا سال تو ہمیں یہ توفیق عطا کر کہ ہم ہر وقت تیرے ذکر میں مشغول رہنے والے ہوں۔“

(خطبہ جمعہ 19 اگست 1977ء)

## ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ

**سامعین کرام!** اب خاکسار حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے بعض ارشادات آپ کے سامنے رکھتا ہے۔ حضورؒ فرماتے ہیں:

**1۔ بچے اور نوافل**

”ایک بات رمضان کے روزوں کے سلسلہ میں جو قادیان میں رائج دیکھی... وہ یہ تھی کہ روزہ شروع ہونے سے پہلے بچوں کو اُس وقت نہیں اٹھاتے تھے کہ صرف کھانے کا وقت رہ جائے بلکہ لازماً اتنی دیر پہلے اُٹھاتے تھے کہ کم از کم دو چار نوافل بچہ پڑھ لے اور مائیں کھانا نہیں دیتی تھیں بچوں کو جب تک کہ پہلے وہ نفل سے فارغ نہ ہو جائیں۔“

(خطبہ جمعہ 30 مئی 1986ء)

**2۔ رمضان کا تہجد سے تعلق**

”رمضان کے ساتھ تہجد کا بہت ہی گہرا تعلق ہیں۔ وہ روزے جو تہجد سے خالی ہیں وہ بالکل ادھورے اور بے معنی سے روزے ہیں۔ اِس لئے بچوں کو خصوصیت کے ساتھ روزے کی تلقین کرنی چاہیے... قادیان میں... لازمی تھا کہ وہ ضرور پہلے نفل پڑھے“

(خطبہ جمعہ 22 اپریل 1988ء)

**3۔ رمضان صبر کا مہینہ**

”رمضان کا مہینہ صبر کا مہینہ کہلاتا ہے کیونکہ اپنی خواہشات پر صبر کرنا ہے، اپنے غصّوں پر صبر کرنا ہے، نیکیوں پر جم کے بیٹھنا ہے۔ بدیوں کی طرف جو تحریک ہے اس کا مقابلہ کر کے رک جانا ہے۔ ان سب چیزوں کو صبر کہا جاتا ہے۔“

(خطباتِ طاہر جلد 15 صفحہ 75)

**4۔ لیلۃ القدر کی تلاش**

(قادیان میں) ”جب بھی رمضان کے آخری عشرہ میں ہم داخل ہوا کرتے تھے تو بعض راتوں کے متعلق آپس میں گفتگو ہوا کرتی تھی اور اپنے تجارب بیان کئے جاتے تھے تو ان معنوں میں جو ہمارا تجربہ ہے اس کی روسے اکثر راتیں 27 ہی کو ہوا کرتی تھیں جن کے متعلق عموماً یہ مشاہدہ تھا کہ وہ لیلۃ القدر سے ملتے جلتے اثرات ظاہر کر گئی ہیں۔ چنانچہ دلوں میں دعا کے لئے غیر معمولی تحریک پیدا ہوتی تھی۔“ (الفضل 19/ اپریل 1991ء)

**5۔ شوال کے روزے**

”عید کے بعد جو نفلی روزے ہیں یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شروع کئے تھے اور جن لوگوں کو توفیق رکھنے کی ہو ان کو رکھنے چاہئیں۔ اس سے ان کی ایک قسم کی وصیت ادا ہو جاتی ہے کیونکہ 30 روزے میں 6 اور ڈال لو تو چھتیس بن گئے اور سال کے 360 دن اور 36 روزے یہ ان کی گویا وصیت ہو گئی تو بدن کی بھی وصیت ہو جاتی ہے۔ اس پہلو سے جو رکھ سکتے ہیں جن کو توفیق ہے وہ رکھیں شوق سے بعضوں کو رمضان میں ہی مشکل ہوتی ہے اور ان کے لئے زائد روزے رکھنا طبیعت کے لحاظ سے یا بیماری کے لحاظ سے آسان نہیں ہوتا۔ اس لئے ان کو اجازت ہے وہ بیشک نہ رکھیں۔“

(لجنہ سے ملاقات، الفضل 8/ مئی 2000ء)

## ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

**سامعین کرام!** اب خاکسار حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بعض ارشادات آپ کے سامنے رکھتا ہے۔ حضور انور فرماتے ہیں:

**1۔ روزے کی فضیلت**

”نضر بن شیبان کہتے ہیں کہ مَیں نے ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن سے کہا آپ مجھے کوئی ایسی بات بتایئے جو آپ نے اپنے والد سے سنی ہو اور انہوں نے ماہ رمضان کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے براہ راست سنی ہو۔ ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے کہا: ہاں! مجھ سے میرے والد نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے تم پر رمضان کے روزے رکھنا فرض کئے اور مَیں نے تمہارے لئے اس کا قیام جاری کر دیا ہے۔ پس جو کوئی ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت سے اس میں روزے رکھے وہ گناہوں سے ایسے نکل جاتا ہے جیسے اس کی ماں نے اس کو جنم دیا ہو۔ یعنی بالکل معصوم ہو جاتا ہے۔

اللہ کرے کہ ہم اس رمضان میں اسی طرح پاک ہو کر اور معصوم ہو کر نکلیں اور پھر یہ پاک تبدیلیاں بھی ہماری زندگیوں کا ہمیشہ حصہ بن جائیں۔“

(خطبہ جمعہ 7 اکتوبر 2005ء)

**2۔ آخری عشرہ میں خصوصی عبادات**

”جن کو اس رمضان کے گزرے ہوئے دنوں میں دعاؤں کا موقع ملا ہے، اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے کا موقع ملا ہے، اس کی رضا کی راہوں پر چلنے کا موقع ملا ہے یا جن کو اپنی شامت اعمال کی وجہ سے گزرے ہوئے دنوں کی برکات سے فیضیاب ہونے کا موقع نہیں ملا۔ ہر ایک کو اللہ تعالیٰ کا خوف اور اس کی خشیت دل میں پیدا کرتے ہوئے ان آخری دنوں کی برکات سے فیض اٹھاتے ہوئے، دعائیں کرتے ہوئے، خدا تعالیٰ کا فضل مانگتے ہوئے ان بقیہ دنوں کے فیض سے فیضیاب ہونے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اور یہ دن جو ہیں ان کو دعاؤں میں گزارنا چاہئے۔“

(خطبہ جمعہ 28/ اکتوبر 2005ء)

**3۔ رمضان کا مقصد۔ تقویٰ پیدا کرنا اور تقویٰ میں ترقی کرنا**

” یہ روزے جو فرض کئے گئے ہیں ان کا مقصد تقویٰ ہے۔ پہلے مذاہب میں بھی جو روزے فرض کئے گئے تھے تو اس کا مقصد بھی تقویٰ تھا۔ آج ان مذاہب کے ماننے والوں کے پاس نہ ان کی تعلیم اصل حالت میں ہے اور نہ اس پر عمل ہے اور نہ ہی پھر ان میں تقویٰ ہے۔ لیکن اسلام ایک دائمی مذہب ہے۔ تا قیامت رہنے والا مذہب ہے۔ اس کی تعلیم دائمی ہے اور قرآن کریم دنیا کے ہر کونے میں آج اپنی اصل حالت میں محفوظ ہے اور تقویٰ پر چلنے والوں کے لئے ہدایت ہے۔ ان کے لئے ایک رہنمائی ہے۔ اس کی تعلیم پر عمل کرنے والے ہمیشہ تقویٰ پر چلنے والے ہوں گے اور پھر آخری زمانے میں ہماری اصلاح اور قرآن کریم کی اشاعت اور اس پر عمل کرنے کی طرف توجہ دلانے اور راستے دکھانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا اور ہمیں آپ کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی۔ پس ہم احمدیوں کی یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ روزے کی حقیقت کو سمجھیں اور اس مقصد کو حاصل کرنے کی کوشش کریں جو رمضان کا مقصد ہے۔ یعنی تقویٰ پیدا کرنا اور تقویٰ میں ترقی کرنا۔“

(خطبہ جمعہ 18 مئی 2018ء)

**4۔درود کی طرف زیادہ توجہ اور اپنے اندر وہ پاک تبدیلیاں**

”پس درود کا حقیقی ادراک اگر کسی نے آج دنیا کو دینا ہے تو ہم احمدیوں نے دینا ہے۔ اس لیے اس رمضان میں جہاں درود کی طرف زیادہ توجہ دیں وہاں اپنے اندر وہ پاک تبدیلیاں بھی پیدا کرنے کی کوشش کریں جو اس درود کی قبولیت کے لیے ضروری ہیں اور اگر یہ قبول ہو جائے تو انسان کو اس کا فائدہ پہنچتا ہے، اس کی دعائیں قبول ہوتی ہیں، اس کی روحانی حالت بہتر ہوتی ہے، عشقِ رسول میں حقیقی ترقی ہو کر انسان اللہ تعالیٰ کا حقیقی قرب پاتا ہے اور حقیقی درود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچ کر پھر ان کی امّت کی ترقی کے سامان کر رہا ہوتا ہے۔“

(خطبہ جمعہ 30اپریل 2021ء)

**5۔رمضان کا دعاؤں سے تعلق**

”اے مسیح محمدی کے غلامو! آپ کے درخت وجود کی سر سبز شاخو! اے وہ لوگو! جن کو اللہ تعالیٰ نے رُشد وہدایت کے راستے دکھائے ہیں۔ اے وہ لوگو! جو اس وقت دنیا کے کئی ممالک میں قوم کے ظلم کی وجہ سے مظلومیت کے دن گزار رہے ہو اور مظلوم کی دعائیں بھی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مَیں بہت سنتا ہوں، تمہیں خدا تعالیٰ نے موقع دیا ہے کہ اس رمضان کو اللہ تعالیٰ کے لئے خالص ہوتے ہوئے اور ان تمام باتوں کا حوالہ دیتے ہوئے، اللہ تعالیٰ کے حضور دُعاؤں میں گزار دو... خدا تعالیٰ کے حضور اپنے سجدوں اور دُعاؤں سے نئے راستے متعیّن کرنے والا رمضان بنا دو۔ اپنی زندگیوں میں پاک تبدیلیاں پیدا کرنے والا رمضان بنا دو۔ اپنی آنکھ کے پانی سے وہ طغیانیاں پیدا کر دو جو دشمن کو اپنے تمام حربوں سمیت خس وخاشاک کی طرح بہا کر لے جائیں۔ اپنی دُعاؤں میں وہ ارتعاش پیدا کرو جو خدا تعالیٰ کی محبت کو جذب کرتی چلی جائے کیونکہ مسیح محمدی کی کامیابی کا راز صرف اور صرف دُعاؤں میں ہے۔

خدا تعالیٰ جو ان دنوں میں ساتویں آسمان سے نیچے اُترا ہوتا ہے۔ ہم میں سے ہر ایک کو اپنی آغوش میں لے لے اور اللہ تعالیٰ کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کئے گئے وعدے ہم اپنی زندگیوں میں پورے ہوتے ہوئے دیکھ لیں۔ اے اللہ! تو ایسا ہی کر۔ آمین“

(خطبہ جمعہ 5/ستمبر 2008ء)

(بتعاون: زاہد محمود)

✡✡✡✡